احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

سوموار 6- مارچ 2000ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

سوموار 6 مارچ 2000ء - 28 ذی قعدہ 1420 ہجری - 6 امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 54

اخوت کے حقوق

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-
ایک مومن دوسرے مومن کے لئے بطور آئینہ کے ہے- اور ہر مومن دوسرے کا بھائی ہے وہ اس کے اموال اور جائیداد کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے اور پشت کی طرف سے بھی اس کی حفاظت کرتا ہے-

(سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی النصیحۃ حدیث نمبر 4272)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خداتعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے- (-) کہ نجات پا گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا اور خائب اور خاسر ہو گیا وہ شخص جو اس سے محروم رہا اس لئے اب تم لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ تزکیۂ نفس کس کو کہا جاتا ہے-

حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے اور جیسے زبان سے خداتعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہئے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے- لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ تو ابھی دور ہے کہ تم لوگ خداتعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ- ابھی تو تم لوگ مخلوق کے حقوق کو بھی کماحقہ ادا نہیں کرتے- بہت سے ایسے ہیں جو آپس میں فساد اور دشمنی رکھتے ہیں اور اپنے سے کمزور اور غریب شخصوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرتے اور اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں- لیکن خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ- اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا- کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہو گا اس وقت تک خداتعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا- گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خداتعالیٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے- جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خداتعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا-

یاد رکھو- اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلّی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے- منافقانہ طور پر آپس میں ملنا جلنا اور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اور چیز ہے- یاد رکھو اگر اس جماعت میں سچی ہمدردی نہ ہو گی تو پھر یہ تباہ ہو جائے گی اور خدا اس کی جگہ کوئی اور جماعت پیدا کر لے گا-

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جماعت بنائی تھی- ان میں سے ہر ایک زکی نفس تھا اور ہر ایک نے اپنی جان کو دین پر قربان کر دیا ہوا تھا ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو منافقانہ زندگی رکھتا ہو- سب کے سب حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والے تھے سو یاد رکھو اس جماعت کو بھی خداتعالیٰ انہیں کے نمونہ پر چلانا چاہتا ہے-

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 407-408)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نئی زندگی

○ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں-
"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں- آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے- اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے- اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی' میری موت' میری قربانیاں' میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں (-) جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا' خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا-"

(ملفوظات جلد اول ص 370)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قربانی کروانے والے احباب کے لئے ضروری اعلان

○ بیرون ربوہ سے دارالضیافت کے ذریعہ جانوروں کی قربانی کرانے والے خواہش مند احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ریٹس حسب ذیل ہوں گے-

1- قربانی بکرا -/3000 روپے
2 حصہ گائے -/1500 روپے

ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی رقوم 13- مارچ تک بھجوا دیں-

(نائب ناظر ضیافت- ربوہ)

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں- للذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے- ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں-

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 129-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں-

(صدر کمیٹی امداد مستحقین دفتر جلسہ سالانہ- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 91

کلاس نمبر 180

جگنو

اللہ میاں نے جگنو کی دم میں چمکنے والا ایک مادہ رکھ دیا ہے۔ اس کو Phosphorescence کہتے ہیں۔ وہ یوں چھم چھم کرتا ہے اور رات کو جگنو بہت خوبصورت لگتا ہے اور جگنو کی دم۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شاعر جس کا نام یا تخلص جگنو تھا اس کو ایک مصرعہ آیا ہوا تھا۔

سب لوگ دیکھ دیکھ بجاتے ہیں تالیاں

اس کو یہ مصرعہ بڑا اچھا لگا وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا لگاؤں ایک اور شاعر بڑا شرارتی سا وہ پاس سے گزرا اس نے اس سے پوچھا کہ کیا سوچ رہے ہو۔ اس نے کہا مصرعہ ہوا ہے۔ مگر اگلا مصرعہ نہیں آ رہا۔ دوسرے شاعر نے مصرعہ لگایا جو کچھ یوں تھا

جگنو میاں کی دم جو چمکتی ہے رات کو
سب لوگ دیکھ دیکھ بجاتے ہیں تالیاں

آپ بھی وہ جگنو تھا۔ اس طرح لطیفہ بھی بن گیا۔

جگنو ایک چھوٹا سا جانور ہے جس کے پیچھے خدا تعالیٰ نے روشنی رکھی ہوئی ہے اور وہ جو روشنی ہے اس کی اپنی ایک Language ہے اس روشنی سے دوسرے جگنو اپنی ذات کے جگنوؤں کو پہچانتے ہیں اگر وہ سگنل غلط ہو تو دوسرے جگنو اس کو ماریں گے اس لئے سب جگنو اپنے اپنے سگنل لے کے چلتے ہیں۔ ان کی ایک لینگویج ہے زبان ہے اور اس کا ردم جو ہے وہ بتاتا ہے کہ یہ جگنو کون سا جگنو ہے۔ جب جگنو کی شادی ہوتی ہے نا تو یہ دیکھتے ہیں کہ یہ کونسی دم والا جگنو ہے جس طرح ہم میچ کرتے ہیں اس طرح ہونا چاہئے اس طرح کی لڑکی ڈھونڈنی چاہئے شادی کے لئے۔ تو اللہ میاں نے یہ تماشہ جگنوؤں میں بھی رکھا ہوا ہے۔ جب اس کی ذات دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں اچھا یہ جگنو کتنی دفعہ ایک سیکنڈ میں چمکتا ہے کہتا ہے تین دفعہ کہتے ہیں ہمیں منظور نہیں یہ رشتہ۔ ہمیں تو چار دفعہ چمکنے والا چاہئے۔ ساری لینگویج اس کی بالکل الگ الگ ہے۔ لیکن سب سے عجیب جگنو سندر بن میں ہوتے ہیں سندر بن کیوں کہتے ہیں؟ سندر کا مطلب ہے خوبصورت بن کا مطلب ہے جنگل۔

سندر بن کے عجائبات

سندر بن۔ خوبصورت جنگل۔ بنگلہ دیش' میں بہت بڑا دریا جسے میگنا کہتے ہیں۔ میگنا دریا بہت بڑا ہے۔ (اکثر یہاں کے دریا چھوٹے ہیں۔ بعض جو بڑے ہیں وہ خود انہوں نے کھود کھود کے بنائے ہوئے ہیں) جو بنگلہ دیش میں دریا ہیں ان کا تو کوئی جواب ہی نہیں ہے ایک کنارے پہ کھڑے ہونے سے دوسرا کنارا نظر آنا مشکل ہے۔ میگنا میں بڑے بڑے سمندری جہاز چلتے ہیں۔ میلوں میلوں تک اس کا چوڑا پاٹ ہے۔ وہ دریا جب سمندر میں داخل ہوتا ہے۔ تو پھٹ جاتا ہے شاخیں بناتا ہے۔ اس کو ڈیلٹا کہتے ہیں۔ اردو میں منبع اور دھانہ کہتے ہیں۔ منبع وہ ہے جہاں سے دریا نکلتا ہے دھانہ وہ ہے جہاں وہ اپنا سب کچھ اگلتا ہے۔ دریا جہاں پھٹ کے ٹکڑے ٹکڑے پھیل جاتے ہیں سمندر کے کنارے اس کو دھانہ کہتے ہیں میگنا کا دھانہ اتنا بڑا ہے کہ سو میل سے بھی زیادہ ہے۔ چھوٹے چھوٹے دریا بن کے چاروں طرف پھیل گیا ہے اور ان دریاؤں کے درمیان اتنے خوبصورت جزیرے ہیں کہ جو ایک دفعہ دیکھ جائے ساری عمر نہیں بھول سکتا۔ بے شمار دریاؤں کی شاخیں ہیں۔ اور جس کو رستہ نہیں آتا وہ تو ساری عمر واپس ہی نہیں آ سکتا۔ وہاں بہت سے ماہر ہیں ان کی کشتیوں میں جانا پڑتا ہے یا چھوٹے چھوٹے جہاز چلتے ہیں۔ ہم وہاں اپنی کشتی لے کے ایک رات باہر ہی رہے تھے اور دو راتیں جنگل ہی میں گھومتے رہے ہیں۔ بڑا ہی خوبصورت نظارہ ہے۔ اور درخت سارے ایک ہی قسم کے ہیں۔ اور ان جزیروں میں ہرن بہت ملتا ہے اور شیر بھی ملتا ہے۔ بس یہی دو چیزیں ہی ہیں ہرن یا شیر۔ شیر ہرن کو کھاتا ہے اور ہرن وہاں کا گھاس پھونس اور پتے کھاتا ہے اور رات کے وقت یہ جنگل یوں جاگ اٹھتا ہے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ پتہ ہے کیا ہوتا ہے؟

درختوں کے اوپر جھاڑوں کے اوپر جگنو' اتنی تعداد میں ہیں اتنے ان کے جھنڈ ہیں کہ لگتا ہے کہ سارا جنگل ان سے روشن ہو گیا ہے اور وہاں کا جو جگنو ہے وہ یوں اکٹھا چمکتا ہے کہ ایک درخت اکٹھا جلے گا اور اکٹھا بجھے گا۔ اور ڈیوڈ ایٹنبرا نے دنیا کی Wonders بیان کی ہیں اس کا مجھے پہلے نہیں پتہ تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ مجھ پہ ہی اثر پڑا ہے۔ اس نے بھی دنیا کی Wonders میں اس کو شامل کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ قدرت کے جو نظارے ہیں حیرت انگیز۔ ان میں ایک وہ بھی ہے سندر بن کے جنگل اور اس کے اردگرد سینکڑوں میل تک کا دائرہ ہے رات ہوئی تو جگنو یوں جلتے بجھتے ہیں۔

دنیا میں اتنا بڑا اور خوبصورت نظارہ نہیں ہو سکتا جتنا وہ ہے۔ لیکن اس پر خدا تعالیٰ نے ایک اور بھی تماشہ بنا دیا وہاں ایک کیڑا ہے جو اپنی ٹانگ کے ساتھ ٹانگ رگڑتا ہے اور اس میں سے جو آواز اٹھتی ہے وہ کھڑ کھڑ کی آواز نہیں بلکہ گھنٹی کی ہے تو ساری رات گھنٹیاں بجتی ہیں ٹن۔ ٹن۔ ٹن یوں لگتا ہے کہ خواب دیکھ رہے ہیں کوئی جادو کی دنیا ہے۔ جیسے وہ الو سلامت والی کہانی تھی نا اس میں یہ واقعہ بتانا چاہئے تھا۔ بڑا ہی خوبصورت نظارہ ہے اور کشتی چلتے چلتے آپ نیچے دیکھیں۔ تو دریا کے اندر کشتی کے ساتھ ساتھ چاندی کی مچھلیاں دوڑتی ہیں۔ اتنی خوبصورت ہر مچھلی جو دوڑ رہی ہو چاندی کی لگتی ہے کیونکہ ان مچھلیوں میں یہ صفت ہے کہ چاندنی رات ہو تو وہ ریفلیکٹ کر کے چاندی کی لگتی ہیں۔ عام مچھلی کا رنگ نہیں لگتا۔

اب بتاؤ اس سفر میں کوئی آدمی پاگل نہ ہو تو کیا کرے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظاروں سے انسان حیران رہ جاتا ہے۔ میں نے پہلے سندر بن پڑھا ہوا تھا۔ میں سمجھتا تھا یوں ہی مبالغہ ہو گیا ہے کتنا سندر ہو گا۔ مگر جا کے پتہ لگا کہ اتنا سندر ہے کہ بیان بھی نہیں ہو سکتا۔ ویسی تو دنیا میں چیز ہی کوئی نہیں کوئی دنیا کا جنگل اتنا خوبصورت نہیں جتنا سندر بن ہے۔ اور جس طرح دریا کا میں نے نظارہ بتایا ہے نا۔ کشتیاں جا رہی ہیں۔ ساتھ مچھلیاں اچھلتی کودتی دوڑتی جاتی ہیں۔ اور ہاتھ ڈال کے آپ ان کو پکڑ بھی لیں۔ اور پھر ٹن ٹن ٹن۔ پھر جگنو یوں یوں چمکتے۔ تو وہ تو ڈریم لینڈ تھی۔ جس میں میں رہ کے آیا۔ مگر بی بی ساتھ نہیں گئی تھیں ان کو سندر بن سے ڈر لگتا تھا وہ بے چاری دریا کے کنارے انتظار میں بیٹھی رہتی تھیں۔ آخر جب ہم واپس پہنچے تو جان میں جان آئی۔ ایک لفظ بنگالی کا نہیں آتا اور ان لوگوں کو بے چاروں کو کوئی اردو نہیں آتی تھی۔ اور سارا دن چپ بیٹھی رہیں۔ وہ اچھا یادگار سفر تھا۔

رضائے الٰہی

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو
مٹ جاؤں میں تو اس کی پروا نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو
سینہ میں جوشِ غیرت اور آنکھ میں حیا ہو
لب پر ہو ذکر تیرا دل میں تری وفا ہو
شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفےٰؐ ہو
محمود عمر میری کٹ جائے کاش یونہی
ہو روح میری سجدہ میں سامنے خدا ہو

(کلام محمود)

نصائح

گو بحرِ گنہ میں بے بس ہو کر
پیہم غوطے کھاتے جاؤ

دل مت چھوڑو پیارو اپنا
سر لہروں میں اٹھاتے جاؤ

جس ذات سے پالا پڑتا ہے
وہ دل کو دیکھنے والی ہے

مایوس نہ ہو تم جتنا ڈوبو
اتنی امید بڑھاتے جاؤ

(کلام محمود)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

کتب حضرت مسیح موعود کی اہمیت

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور ملفوظات کے رنگ میں جماعت احمدیہ کو ایک عظیم الشان نعمت عطا فرمائی ہے۔ یہ دین کے لئے قلمی جہاد کا زمانہ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو قلم کے ذریعہ دین کی غیر معمولی خدمت کی توفیق بخشی۔ آپ نے اپنی کتب، تحریرات، اشتہارات کے ذریعہ قرآن اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت کے ببانگ دہل ناقابل تردید ثبوت فراہم کئے۔

حضرت مسیح موعود کے زریں اقتباسات

حضرت مسیح موعود کی ملفوظات آپ کی ذاتی سوچ کا نتیجہ نہ تھیں بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بے شمار معارف و حقائق قرآنیہ عطا فرمائے تھے اور بے شمار علوم آپ کو سکھائے تھے جس کی بنا پر آپ نے مختلف کتابیں تحریر فرمائیں۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء ان مقدس کتب کے مطالعہ کی تاکید کرتے چلے آئے ہیں۔

حضرت اقدس غلبہ دین کے واسطے مبعوث فرمائے گئے تھے آپ کو اللہ تعالیٰ نے قرآنی حقائق و معارف کثرت سے عطا فرمائے تھے جن کو آپ نے اپنی کتب میں تفصیل سے بیان فرمایا تھا چنانچہ آپ جانتے تھے کہ آپ کی تحریرات کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔

1۔ "میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا، طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد دوم ص 483)

2۔ "اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور (دین) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے۔ کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو...... اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض آکر اٹکا ہے، وہیں حقائق و معارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص 38)

3۔ "اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص 38)

4۔ "اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص 151)

5۔ "اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔"

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 ص 403)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ارشادات

حضرت الحاج مولوی نورالدین صاحب جو عاشق قرآن اور چوٹی کے عالم تھے ان کو بھی حضرت مسیح موعود کی تحریرات، ملفوظات کی اہمیت کا خوب اندازہ تھا آپ جانتے تھے کہ قرآنی علوم و احادیث نبویہ کو سمجھنے کے لئے حضرت اقدس کی تحریرات کا لوگوں تک پہنچنا لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں آپ خود حضور کی کتب سے استفادہ کرتے تھے وہاں دوسروں کو بھی استفادہ کرنے کی تلقین فرماتے تھے اور یہ خواہش ہوتی تھی کہ لوگ حضرت مسیح موعود کی کتب کا بغور مطالعہ کریں۔

آپ حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے والوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

"اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے مرزا صاحب کو امام مانا، صادق سمجھا، بہت اچھا کیا لیکن کیا اس غرض و غایت کو سمجھا کہ امام کیوں آیا ہے؟ وہ دنیا میں کیا کرنا چاہتا ہے؟ اس کی غرض یا اس کا مقصد میری تقریروں سے یا مولوی عبدالکریم کے خطبوں سے یا کسی اور کی مضمون نویسیوں سے معلوم نہیں ہو سکتی، اور نہ ہم اس غرض اور مقصد کو پورے طور پر بیان کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہمارے بیان میں وہ زور اور اثر ہو سکتا ہے جو خود اس کے لانے والے کے بیان میں ہے......"

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 314)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے فرمودات

حضرت مصلح موعود، تحریرات حضرت مسیح موعود کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں۔

1۔ "حضرت مسیح موعود کی تحریروں کی روانی کی مثال ایسی ہے جیسے پہاڑوں پر برسا ہوا پانی بہتا ہے بظاہر اس کا کوئی رخ معلوم نہیں ہوتا مگر وہ خود اپنا رخ بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں الٰہی جلال ہے اور وہ تصنع سے بالا ہے جس طرح پہاڑوں کے قدرتی مناظر ان تصویروں سے کہیں زیادہ دلفریب ہوتے ہیں جو انسان سالہاسال کی محنت سے تیار کر کے میوزیم میں رکھتا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود کی عبارت بھی سب سے فائق ہے۔ انسان کتنی محنت سے پہاڑ کی تصویر تیار کرتا ہے مگر کیا وہ پہاڑ کے اصل نظاروں کا کام دے سکتی ہے۔ لاکھوں روپیہ کے صرف سے سمندروں کی تصویریں تیار کی جاتی ہیں مگر جب سمندر جوش میں ہو تو کیا اس وقت کے نظاروں کا کام تصویر دے سکتی ہے۔ تصویر کے اندر نہ وہ دلکشی ہو سکتی ہے اور نہ ہیبت و شوکت۔ اسی طرح باقی سب تحریریں تصویریں ہیں مگر حضرت مسیح موعود کی تحریرات قدرتی نظارہ۔"

(الفضل 16۔ جولائی 1931ء)

2۔ "حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے۔ اس لئے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہوا کہ حضرت مسیح موعود کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں، تو میں کہوں گا کہ آپ کی ایک سطر کے مقابلہ میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے انتہائی کوشش صرف کر دوں گا۔ ہماری کتابیں کیا ہیں حضرت مسیح موعود نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کی تشریحیں ہیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1925ء ص 39)

3۔ "جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔"

(ملائکۃ اللہ ص 108)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اقتباسات

حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور نصائح کے متعلق فرماتے ہیں۔

1۔ "اس زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم نے جو تعلیم دی ہے اور جو کتاب مکنون کا رنگ رکھتی ہے وہ حضرت مسیح موعود کی پیش کردہ تفسیر قرآن کے علاوہ اور کہیں نہیں مل سکتی اس لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم اور احادیث نبوی کو سمجھنے کے لئے جو ہمارے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں کتب حضرت مسیح موعود کا بھی مطالعہ کریں مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت کی اس طرف پوری توجہ نہیں ہے جو کہ فکر کا مقام ہے۔"

(الفضل 29۔ اکتوبر 1977ء)

2۔ "ہر احمدی گھرانہ میں کتب حضرت مسیح موعود موجود ہوں اور زیر مطالعہ ہوں اور انہیں بچوں کو پڑھانے کا انتظام ہو...... احباب ہر تین ماہ میں کم از کم حضرت مسیح موعود کی ایک کتاب ضرور خرید لیا کریں اور خریدنے کی ترتیب یہ رکھیں کہ حضور نے جو آخری کتاب تصنیف فرمائی اسے پہلے خرید کر پڑھ لیں اور پھر اس سے قبل کی کتب علی الترتیب خریدتے چلے جائیں کیونکہ آخری دور کی کتب حضور نے عوام کو مخاطب کر کے نہایت عام فہم اور آسان زبان میں تصنیف فرمائیں۔ جبکہ ابتدائی زمانہ کی کتب علماء کو مخاطب کر کے لکھی گئیں جن کی وجہ سے وہ بہت گہری اور دقیق ہیں لیکن بہرحال وہ بھی بے شمار اور نہایت لطیف اور پر معارف نکات پر مشتمل ہیں۔"

(الفضل 29۔ اکتوبر 1977ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی چند نصائح

حضرت مسیح موعود کے یہ خزانے اس زمانے کے لوگوں کو پہلے سے زیادہ احسن طریق پر قرآنی معارف سکھاتے ہیں۔ آپ نہایت واضح طور پر خدا، فرشتوں اور انبیاء کی پہچان کراتے ہیں جو دوسرے لوگوں نے غلط سلط طریق پر لوگوں میں پھیلانے کی کوششیں کی ہیں۔ اس بارے میں بڑے جوش کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

1۔ "حضرت مسیح موعود کی عبارتیں تو ذرا پڑھ کے دیکھیں کہ خدا کیا ہے۔ فرشتے کیا ہیں۔ آسمانی کتابیں کیا ہیں اور انبیاء علیہم السلام کیا ہیں۔ مگر مخالفین احمدیت نے جو تصورات پیش کئے ہیں وہ ان کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتے جو قرآن کریم اور سنت نبوی ؐ سے اخذ کرکے حضرت مسیح موعود نے اپنی پاک زبان میں ہمارے سامنے پیش فرمائے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 3۔ مئی 1985ء)

2۔ "حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم میں غوطہ خوری کے بعد علوم و معرفت کے بے بہا موتیوں کو نکالا اور ہمارے سامنے پیش کیا۔"

(خطبہ جمعہ 3۔ مئی 1985ء)

3۔ "جب حضرت مسیح موعود کی تحریرات پر میں غور کرتا ہوں تو اس سے ملتی جلتی حدیثیں یاد آتی ہیں اور جب حدیثوں کو غور سے پڑھوں تو صاف سمجھ آجاتی ہے کہ یہ منبع تھا حضرت مسیح موعود کی حکمت کا وہ حدیثیں پڑھیں تو قرآن ان کا منبع نظر آتا ہے غرض یہ کہ سلسلہ وار بندوں سے بات شروع ہو کے خدا تک جا پہنچتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 27۔ نومبر 1998ء)

4۔ حضور انور نے مغربی دنیا میں بسنے والے احمدیوں کو خصوصاً اور باقی احمدیوں کو بھی مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ آپ اردو کی طرف توجہ کریں۔ الہامات کے علاوہ حضرت مسیح موعود کی اکثر تحریرات اردو میں ہیں۔ جب تک آپ اردو نہیں سیکھیں گے آپ حضرت مسیح موعود کی پر معرفت کتب میں بیان فرمودہ نکات روحانیت سے صحیح معنوں میں آشنا نہیں ہو سکتے اور کیونکہ ترجمہ میں وہ خوبصورتی اور لطف ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا جو حضور کی اپنی تحریرات کو پڑھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 2۔ جولائی 1993ء بمقام ناروے)

حضرت مسیح موعود نے ایک بار پھر اپنی تحریرات کے ذریعہ قرآن شریف کا اصل چہرہ ہمیں دکھایا۔ حضرت مسیح موعود کا یہ علمی کارنامہ آپ کی عظمت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے جسے ہمیں کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

دعوت الی اللہ کے میدان کا ہتھیار

ان سب باتوں سے اس بات کا اچھی طرح اندازہ ہوتا ہے کہ دراصل قرآنی معارف اور حدیثوں کی حقیقت کو جاننے کے لئے حضرت مسیح موعود کی تصنیفات کا مطالعہ اشد ضروری ہے۔ خاص طور پر اس زمانے میں یہ اشد ضرورت ہے کہ نہ صرف حضرت مسیح موعود کی تحریرات کو دیکھا جائے بلکہ ان کو بار بار پڑھا جائے اور دوسروں کو بھی اس بات کی تلقین کی جائے۔ تاکہ دوسرے بھی ان کتب' ملفوظات تحریرات' اشتہارات سے روحانی لذت اور محبت الٰہی حاصل کریں۔ حقیقتاً حضرت مسیح موعود کی تحریرات ہی آج کل دعوت الی اللہ کے میدان میں ہماری راہ نما ہیں۔ اس لئے ان تحریرات کا براہ راست تعلق احمدیت کی اشاعت سے بھی ہے۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم خدا سے دعاؤں کے ساتھ ان تحریرات کا مطالعہ کریں اور دوسروں کو بھی اس طرف توجہ دلائیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں دینی تقاضے پورے کرنے کی توفیق بخشے (آمین)

ہم سب کو اس طرح مطالعہ کی توفیق دے کہ ہم میں تکبر نہ رہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اور ہماری آنے والی اولادوں کا ان سے حاصل ہونے والی برکتوں کا امیدوار بنائے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کا سایہ ہمیشہ ہم پر قائم رکھے۔ (آمین)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرم یعقوب امجد صاحب

رشتہ ناطہ اور استخارہ

ایک مومن کا ہر تعلق خلوص و صداقت پر مبنی ہوتا ہے۔ مگر جب وہ اس عارضی زندگی میں اپنا گھر بسانے کے لئے اپنی رفیقہ حیات کی تلاش کرتا ہے' تو یقیناً اسے ہر لحاظ سے بہتر اور مخلص سنگ کی تلاش ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس کا یہ سنگ تادم واپسیں نہ صرف قدم قدم پر اس کا سہارا ہوتا اور اس کے لئے تسکین کا سامان کرتا' بلکہ زندگی کی عسرت و عشرت میں اس کا مشیر و وزیر ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کے انتخاب اور چناؤ کے لئے چھان بین اور نہایت احتیاط سے فیصلہ کرنے کا ارشاد ہے۔

آنحضرت ﷺ نے مومنوں کو زندگی کے ہر شعبے میں نہ صرف رہنمائی فرمائی ہے' اپنے عملی نمونے بھی پیش فرمائے ہیں' جنہیں سنت کہا جاتا ہے۔ آپ ؐ نے اپنے سنگ کے لئے پہلا نکاح ایک بیوہ خاتون سے کیا۔ اپنے عمل سے یہ سنت قائم کی کہ تقویٰ اور دینداری ہر چیز پر مقدم ہے۔ آپ ؐ نے اپنے اس نکاح سے پہلے نہ صرف خود حالات کا جائزہ لیا' بلکہ اپنے مربی اور عم محترم حضرت ابو طالب سے بھی مشورہ کیا۔ اس طرح آپ ؐ نے ایک سنت حسنہ کا اجرا فرمایا۔ چونکہ آپ ؐ کو اسوۂ حسنہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے ہر مسئلے کا حل آپ ؐ کے ارشادات سے تلاش کرنا چاہئے۔ اس وقت زیر نظر عنوان کے متعلق ہم آپ ؐ ہی کی سنت حسنہ کے حوالے سے کچھ گذارشات پیش کر رہے ہیں۔

اگرچہ ہر دور میں مناسب اور موزوں سنگ کی تلاش مشکل رہی ہے۔ مگر موجودہ دور میں یہ تلاش اور دشوار ہو گئی ہے۔ اس لئے کہ انسان پر مادہ پرستی کا اثر زیادہ ہے اور روحانیت کا اثر کمزور ہو گیا ہے۔ اگر ہم اپنے اس زندگی کے اہم سنگ کی تلاش کے لئے سنت رسول ؐ کے مطابق پہلے قاضی الحاجات کا دروازہ کھٹکھٹائیں' تو یقیناً ہمیں رہنمائی ملے گی۔ اس عمل کو "استخارہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

"استخارہ" کیا ہے "استخارہ کا لفظ "خیر" سے بنا ہے۔ "خیر" کے متعدد معنے ہیں:

1۔ خیر والا ہونا۔ 2۔ اللہ کا کسی کے لئے کسی کام میں خیر پیدا کرنا۔ 3۔ کسی چیز کو دوسری چیز پر فضیلت دینا۔ 4۔ دو کاموں میں سے بہتر کو اختیار کرنا۔ "خیر" کے ان معنوں کی روشنی میں اب لفظ خیر کے خاص معنے یوں بیان کئے گئے ہیں: 1۔ شر کی ضد۔ 2۔ کسی چیز کا اس کی تمام خوبیوں کے ساتھ حاصل ہونا۔ 3۔ مطلق مال'۔ 4۔ بہت کثرت سے خیر والا۔ عام فہم زبان میں "خیر" کے معنے ہیں: بھلائی' بہتری' نیکی اور مال۔ اس طرح "استخارہ" کے معنے ہوئے: کسی کام کے لئے خیر یعنی بہتری اور بھلائی کی تلاش کرنا۔ چنانچہ انہیں معنوں کی رو سے اس دعا یا نماز کا نام "دعائے استخارہ" یا "صلوٰۃ استخارہ" رکھا گیا ہے' جس کے لئے آنحضرت ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا ہے:۔

"حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمیں تمام امور میں استخارہ کرنا اس طرح سکھلایا کرتے تھے' جس طرح آپ ؐ ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورۃ سکھلاتے تھے۔ آپ ؐ فرماتے ہیں: تم میں سے جب کسی کو کوئی بڑا کام درپیش ہو۔ تو فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز ادا کرے اور یہ دعا کرے: اے خدا: میں تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں تیرے علم کی برکت سے اور تجھ سے تیرا بڑا فضل طلب کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت والا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا' تو علم والا ہے اور میں علم نہیں رکھتا اور تو غیب کی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے خدا! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے میرے دین' میری معاش اور میرے معاملے کے انجام کے لحاظ سے یا آپ ؐ نے فرمایا کہ یہ کام جلد یا بدیر میرے لئے مفید ہے' تو تو اس کام کو میرے لئے مقدر فرما دے اور میرے لئے اسے آسان کر دے اور میرے لئے اس میں برکت ڈال دے۔ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بُرا ہے میرے دین' میری معاش اور میرے معاملے کے انجام کے لحاظ سے یا آپ ؐ نے فرمایا کہ یہ کام جلد یا بدیر میرے لئے بُرا ہے' تو تو اس کام کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس کام سے دور کر دے اور میرے لئے بھلائی جہاں بھی ہو' مقدر فرما دے اور مجھے اس سے خوشی عطا فرما اور اس کے بعد وہ اپنی حاجت کا نام لے کر ذکر کرے۔"

(بخاری: کتاب الدعوات' باب الدعا عند الاستخارۃ)

آنحضرت ﷺ کے مذکورہ ارشاد کے بعد اب استخارہ کی اہمیت و افادیت سے کون انکار کر سکتا ہے۔؟ پس ہر امر مہم کے لئے استخار کرنا سنت ہے۔ جن میں نکاح بھی شامل ہے اس لئے چاہئے کہ اس کے لئے ضرور استخارہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ استخارہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ استخارہ عام یعنی نام لئے بغیر استخارہ کر کے بھلائی چاہنا۔ دوسرے یہ کہ جب کوئی خاص رشتہ زیر نظر ہو' تو اس کا نام لے کر استخارہ کرنا۔ حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر فرمایا: "بعض لوگ پہلا استخارہ کر لیتے ہیں' مگر دوسرا نہیں کرتے۔ اور بعض دوسرا کرتے ہیں اور پہلا نہیں کرتے۔ چاہئے کہ دونوں استخارے کیے جائیں۔"

(خطبات النکاح جلد 2 ص 223)

دعائے استخارہ مرد اور عورت دونوں کریں۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں کے ولی بھی یہ دعا کریں۔ دعا کے وقت دل میں یہ فیصلہ کر لیا جائے کہ خدا تعالیٰ سے جو بھی فیصلہ دیا جائے گا' اسے قبول کیا جائے گا اور اس پر بہ رضا و رغبت عمل ہو گا۔ اس طرح دعا کی قبولیت کا پھل یقینی طور پر حاصل ہوتا ہے۔ استخارہ صرف ایک بار نہ کیا جائے' بلکہ نتیجہ حاصل ہونے تک جاری رکھا جائے۔ یہ تو ذاتی طور پر استخارے کا طریق ہے۔ ایک استخارہ اس طرح بھی ہوتا ہے کہ کسی بزرگ سے رجوع کیا جائے' جو قبولیت دعا کے لئے جانا پہچانا ہو۔ ہاں! اس پر نظر رہے کہ دونوں طرفیں خلوص نیت سے کام لیں نہ استخارہ کروانے والا بد نیت ہو اور نہ استخارہ کرنے والا کسی قسم کا لالچ یا حرص رکھنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کو دونوں طرفوں سے خلوص نیت درکار ہے۔ استخارے کی اہمیت کو مزید واضح کرنے کے لئے ہم ذیل میں حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ درج کرتے ہیں:۔

"آج کل اکثر (لوگوں) نے استخارہ کی سنت کو ترک کر دیا ہے' حالانکہ آنحضرت ﷺ پیش آمدہ امر میں استخارہ فرمایا کرتے تھے۔ سلف صالحین کا بھی یہی طریق تھا۔ چونکہ دہریت کی ہوا پھیلی ہوئی ہے اس لئے لوگ اپنے علم و فضل پر نازاں ہو کر کوئی کام شروع کر لیتے ہیں۔ اور پھر نہاں در نہاں اسباب سے جن کا انہیں علم نہیں ہوتا ہے نقصان اٹھاتے ہیں۔ اصل میں یہ استخارہ ان بد رسومات کے عوض میں رائج کیا گیا تھا جو مشرک لوگ کسی کام کی ابتدا سے پہلے کرتے تھے۔ لیکن اب (لوگ) اسے بھول گئے' حالانکہ استخارہ سے ایک عقل سلیم عطا ہوتی ہے جس کے مطابق کام کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔"

(البدر: 13 جون 1907ء و فتاویٰ مسیح موعود ص 116)

وقت کے امام کی اس تصریح کے بعد احباب کو چاہئے کہ وہ سنت استخارہ پر شرح صدر سے خود بھی عمل کریں اور اپنے اپنے ماحول میں اس کو رواج دیں۔ اس لئے کہ آج کے مادی دور میں بیسیوں کاموں میں استخارے کے ذریعے رہنمائی حاصل کر کے سکون سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً "رشتہ ناطہ" کے لئے استخارے کا عمل نہایت مفید اور بابرکت ہوتا ہے۔ اس لئے مرد و زن دونوں کو اس پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اس سے دوہرا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ایک تو آنحضرت ﷺ کی سنت حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق ملتی ہے اور دوسرے بھلائی اور بہتری کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ گویا ہم ایک عمل سے دو فائدے حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ احباب اس سنت رسول ؐ کو جاری کر کے امام زمان کی مذکورہ ہدایت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق پائیں۔

مکرم عبدالجبار زاہد آرٹسٹ

مکرم عبدالغفار شاکر صاحب کانپوری

ہماری زندگی میں 20۔ دسمبر 1997ء کا دن ناقابل تلافی نقصان کی صورت میں ظاہر ہوا۔ میرے پیارے والد صاحب محترم عبدالغفار شاکر صاحب میموریل فوٹو سٹوڈیو کی اچانک المناک وفات ہوئی۔ آج ان کو ہم سے جدا ہوئے دو سال سے زائد کا عرصہ گذر چکا ہے۔ مگر آج بھی ایسے لگتا ہے کہ یہ سب خواب ہے اور ابا جان ابھی کہیں سے ہنستے ہوئے تشریف لے آئیں گے اپنی شفقت پدری ہم پر نچھاور کریں گے اپنے مخصوص انداز میں ہمیں باری باری پیار دیں گے مگر نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے مولائے حقیقی کے پاس بلائے گئے ہیں جہاں انہوں نے ابدی طور پر رہنا ہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

ان کی پیاری یادیں ایک لمحہ کے لئے بھی کبھی ہم سے جدا نہیں ہوئیں۔ گزشتہ تیس سالوں میں مجھے نہیں معلوم کہ کسی سے اونچی آواز میں بات کی ہو یا کبھی کسی کا دل دکھایا ہو۔ ابا جان اللہ کے فضل سے بڑے خوش مزاج اور طبیعت کے نرم تھے صابر و شاکر تو وہ بچپن سے ہی تھے اور صابر و شاکر ہوتے بھی کیوں نہ۔ تربیت جو اچھے ماحول میں پاکیزہ بزرگان دین میں ہوئی۔ میری مراد حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی فیملی سے ہے۔ جن کی زیر نگرانی ابتدائی عمر گذری پھر چچا جان مکرم چوہدری دلبر حسن صاحب کے ہاں خدا کے فضل سے شادی ہوئی چچا جان مکرم چوہدری دلبر حسن صاحب فوٹوگرافی میں ایک اچھا مقام رکھتے تھے اور ان سے کام بھی سیکھا کچھ عرصہ بعد ہی ہجرت مقدر بنی اور قادیان سے لاہور مہاجر بن کر آ گئے لاہور میں مختلف محلہ جات سے ہوتے ہوتے رتن باغ حلقہ میں سیمنٹ بلڈنگ میں مستقل سکونت پذیر ہوئے اور ایک معمولی سی رہائش میں گذارہ کیا۔ شروع شروع میں مہاجرین کی آبادکاری ایک بہت بڑا مسئلہ تھا آپ نے بفضلہ تعالیٰ آبادکاری کے شعبہ میں نمایاں خدمات سرانجام دیں اپنی شرافت اور نیک نامی کی اس قدر پاسداری تھی کہ بہت مرتبہ ایسے مواقع بھی آئے کہ چاہتے تو اپنے بچوں کے اچھے مستقبل اور عزیزوں کے لئے بہت سا مال و اسباب بلا معاوضہ مکانات و دوکانات اکٹھی کر سکتے تھے بلکہ کئی مرتبہ ساتھ کام کرنے والوں نے آفرز بھی کی کچھ مستقبل کے لئے بھی کر لو یہی وقت ہے مگر آفرین ہے ابا جان پر کہ عاقبت اور آخرت کا ہمیشہ خیال رکھا ہر وقت یہی کہتے بچے خدا نے چاہا تو جیسے تیسے پل ہی جائیں گے مگر اپنی عاقبت نہیں خراب کرنی ورنہ کہیں کے نہیں رہیں گے جو کسی کا حق ہے وہ اسے ملے خدا تعالیٰ مجھے خود دے گا غربت اور تنگی کے دنوں میں حالات کا مقابلہ کیا مگر کسی کا ایک دھیلہ بھی ناجائز نہیں کھایا۔ خدا تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے ایک بار پھر مہاجر بنے اور لاہور سے مرکز سلسلہ ربوہ میں ہجرت کی اور پھر نئے سرے سے جدوجہد میں لگ گئے اس وقت کے کچے گول بازار میں چھوٹی سی فوٹوگرافی کی دکان (میموریل فوٹو اسٹوڈیو) بنائی اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے کام شروع کیا چونکہ ہم ابھی بہن بھائی چھوٹے چھوٹے تھے جہاں تک ہم سے بن پڑا ابا جان کا سب نے ساتھ دیا مگر ابا جان کے حوصلے اور محنت کی داد دینی پڑتی ہے کہ اس قدر خدا تعالیٰ کی ذات پر توکل کہ کبھی بھی کسی فرد سے یا جماعت سے مدد نہ لی بلکہ اپنا دست سوال خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر کیا ہمیں ہمیشہ سب کو نصیحت فرماتے کہ خدا تعالیٰ کو کبھی نہ بھولو اسی پہ آس رکھو جو ہمیشہ دیتا ہے اور کبھی جتلاتا نہیں محنت سے کام کرنے کی ہمیشہ تلقین کرتے اور اللہ کا ہم سب پر بے انتہا فضل و کرم ہے کہ جہاں تک ممکن ہوا ہم سب بہن بھائی اسی تلقین پر عمل پیرا رہے خدا تعالیٰ نے ان کی بہت سی دلی آرزوئیں پوری کیں اور ہر وہ نعمت عطا کی جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے ایک دعا ہمیشہ کرتے کہ خدایا کسی کا محتاج نہ کرنا چلتے پھرتے ہی لے جانا کئی مرتبہ شدید بیمار بھی ہوئے کچھ دنوں بعد ٹھیک ہو جاتے پہلی مرتبہ دل کا دورہ قادیان جلسہ سالانہ پر گئے ہوئے تھے اس دوران پڑا خدا تعالیٰ نے خاص فضل کیا اور قادیان سے واپس تشریف لائے علاج معالجہ کے بعد بفضلہ تعالیٰ آٹھ سال بہت اچھی زندگی گذاری وفات والے دن تک ہشاش بشاش طبیعت رہی بیوت میں جا کر نمازیں ادا کیں 19۔ دسمبر 1997ء کی رات کو طبیعت زیادہ ناساز ہوئی ہمت نہ ہاری اور یہی کہتے رہے کہ فکر نہ کرو ساری دوائیاں خود لیں اور بظاہر ٹھیک ہو گئے ہم لوگ سمجھے کہ پہلے کی طرح طبیعت بگڑی ہے اور جلد ہی ٹھیک بھی ہو گئی ہے لیکن ایسا نہیں تھا سفر آخرت قریب تھا اور یہ خطرے کی آخری گھنٹی تھی جسے ہم سمجھ نہ سکے اور سب آرام سے سو گئے ہم بے فکر تھے لیکن ہونی کو کون ٹال سکتا ہے رات سوا چار بجے دوبارہ شدید حملہ ہوا سب پریشان ہو گئے فضل عمر ہسپتال سے ایمبولینس منگوائی مگر حوصلہ اتنا کہ اس وقت بھی ہمیں پریشان نہیں دیکھنا چاہتے تھے کہتے ٹھیک ہو جاؤں گا آپ خواہ مخواہ سب پریشان نہ ہوں ہسپتال پہنچے ڈاکٹر صاحبان نے سرتوڑ کوشش کی لیکن سب کوششیں بے سود رہیں اور نصف گھنٹے بعد جان جاں آفریں کے سپرد کر دی اور ملک عدم کے راہی بن گئے۔

بہت سے سوگواروں کی موجودگی میں ڈھیروں عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپنی آخری ابدی آرام گاہ کو 74 سال کی عمر میں جا پہنچے اللہ نے ان کو چلتے پھرتے بلا لیا کسی کا محتاج نہ بنایا ہمیشہ ہم جوانوں سے زیادہ اچھا کام اور زیادہ ہمت دکھاتے ان کا حلقہ احباب کافی تھا کئی ایک اس موقعہ پر نہ تھے لیکن جب پتہ چلا کہ شاکر صاحب کی وفات ہو گئی ہے تو یقین نہ کرتے کہ کل ملے تھے صبح ملے تھے پرسوں ملے تھے۔ تین بیٹے ان کے اس وقت ذریعہ معاش کے سلسلہ میں بیرون پاکستان ہیں بعض مجبوریوں کی وجہ سے پاکستان نہ آ سکے اور بڑے حوصلہ سے اس غم کو پردیس میں برداشت کیا اللہ ان کو ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور سب بہن بھائیوں کا محافظ و مددگار ہو آپ کی اولاد میں آٹھ بیٹے اور تین بیٹیاں اللہ نے عطا کیں جو سب بفضلہ تعالیٰ شادی شدہ ہیں اور صاحب اولاد ہیں۔ اور اپنے گھروں میں خدا کی رضا پر راضی خوشی ہیں۔

ابا جان نے قادیان سے ہجرت کے بعد لاہور میں میو ہسپتال روڈ پر فوٹوگرافی کی ایک چھوٹی سی دکان میموریل فوٹو اسٹوڈیو کے نام سے کھول رکھی تھی مہاجرین کی خدمت کے بعد جو وقت ملتا اس دکان پر آ جاتے اور اس طرح بیوی بچوں کا پیٹ پالا۔ حلقہ احباب بھی سلجھے ہوئے ایماندار لوگوں کا تھا جن سے میل ملاقات کر کے ہمیشہ سکون حاصل ہوتا اور اپنے دوستوں اور حلقہ احباب کی ہمیشہ دل و جان سے قدر کرتے ان کے دکھ کو اپنا دکھ جانتے کہ ان کی خوشی کو اپنی خوشی جانتے اور خدا کا بہت شکر ادا کرتے بہت سے ان کے دوست ان کی زندگی میں دار فانی کو کوچ کر گئے ان کے لئے بہت افسردہ ہوتے اور آخری آرامگاہ تک خود جاتے کئی کئی دن مسلسل جا کر ان پیاروں کی قبروں پر جا کر ان کی مغفرت کی دعا کرتے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں اکثر جمعہ کو جاتے اور خاندان حضرت مسیح موعود اور بزرگان جماعت کے بعد اپنے فوت شدہ عزیزوں کی قبروں پر جا کر دعا کرتے جن کے قبروں کے کتبے خستہ حال ہو جاتے اپنی جیب سے ان کی مرمت یا ان کو دوبارہ لکھوا کر لگواتے خود نگرانی کرتے۔ اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے دیتے وفات کے بعد بہت سے احباب نے بتایا کہ شاکر صاحب نے یہ بھی۔ یہ بھی۔ یہ بھی کتبہ دوبارہ لکھوا کر لگوایا۔ اسی طرح ہمیشہ کوئی ضرورت مند آیا تو اپنی طاقت کے مطابق اس کی مدد کرتے اور بہت خوشی محسوس کرتے کہ یہی خدمت ہے۔ یہ سب باتیں ان کی وفات کے بعد بہت سے احباب سے پتہ چلیں۔

والدہ صاحبہ کے ساتھ ساری عمر بہت اچھے رفیق کی طرح ساتھ دیا ہمیشہ والدہ صاحبہ کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے اور خوشی محسوس کرتے ان کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو محنت تھا۔ ان کے اس عمل سے آج تک خدا تعالیٰ کے فضل سے سب بھائی محنتی ہیں اور محنت سے جی نہیں چراتے اور ابا جان کو دعائیں دیتے ہیں کہ ان کی نصیحتوں اور شفقت پدری نے آج ہم سب کو محنت کا عادی بنایا محترمہ والدہ صاحبہ کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے جنہوں نے اپنے رفیق زندگی کے بچھڑنے کا غم بڑی حوصلہ مندی اور خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے برداشت کیا خدا تعالیٰ والدہ صاحبہ کی زندگی میں بے شمار برکت عطا

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ [illegible]

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر دن بھر کی اناپ شناپ کی کیلوری ویلیو (Calorie Value) کا میزان کریں تو وہ بلا مبالغہ ان کھانوں کی مجموعی کیلوری ویلیو سے کہیں زیادہ ہو جاتی ہے۔ جو غذا کی نیت سے نہیں کھائی جاتیں۔

ایک صاحب جو معدے کی تکلیف کے شاکی تھے مگر ساتھ کم خوری کے دعویدار بھی، کہنے لگے میں نے کل شام صرف 1/4 چپاتی کھائی تھی اس کے باوجود معدے میں بوجھ ہے۔ پوچھا کیا کچھ اور تو نہیں کھایا تھا؟ چند لمحے غور کرنے کے بعد کہنے لگے۔ ہاں! کھانے سے تھوڑی دیر پہلے ٹھنڈے تربوز کی دو پلیٹیں کھائی تھیں۔.... سالن کس قدر تھا؟...... میری پسند کی سبزی تھی کوئی دو پلیٹ سالن!....... کوئی اور چیز؟ مزید کچھ سوچ کر..... کھایا تو کچھ نہیں البتہ ایک پیپسی پی تھی کھانا کھانے کے تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد.... پھر سونے سے تھوڑی دیر پہلے پاؤ ڈیڑھ پاؤ چینی ملا ٹھنڈا دودھ پیا تھا...."

قارئین کرام! یہ ہے چوتھائی چپاتی یا کم خوری کی اصل حقیقت۔

اب ایک اور دلچسپ واقعہ فاقہ کشی کا سنئے۔

ایک صاحب ایک پُرتکلف لنچ پر مدعو تھے خوب سیر ہو کر کھایا۔ شام کو بیگم نے پوچھا کھانا کھائیں گے؟ جواب ملا نہیں! معدہ کی اصلاح کی خاطر آج فاقہ کروں گا۔ مگر ان کا فاقہ ایک پیپسی نصف سیر خوب بالائی اور چینی ملے دودھ اور نصف پلیٹ سالن پر مشتمل تھا۔ گویا ان کے نزدیک روٹی چاول کے علاوہ دیگر تمام اشیائے خورونوش فاقہ کشی کی لسٹ میں شمار ہوتی ہیں۔

عموماً ہمارے ہاں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ تھوڑا بہت کھا پی لینے سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ چائے کی پیالی یا بوتل ہی تو ہے کون سی ثقیل غذا ہے جو جلد ہضم نہ ہو گی۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ ان چیزوں کی کیلوری ویلیو (Calorie Value) بہت زیادہ ہے۔ اگر بلا ضرورت صرف سادہ پانی (جو صفر کیلوری ہے) ہی پیا جائے تو یہ بھی ہاضمہ کے لئے مضر اور پیٹ کو بڑھاتا ہے۔ لیکن جب مذکورہ بالا چیزوں کا بار بار استعمال کیا جائے تو قطرہ قطرہ مے شود دریا' کے مطابق کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ قارئین خود ہی اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

پس آئندہ ہر اس چیز سے مجتنب رہیے جو آپ کے روزمرہ کے معمول کے کھانوں کے علاوہ آپ کے معدہ میں اس دھوکا سے داخل ہوتی ہے کہ گویا وہ کھانا نہیں۔ بقول ڈاکٹر لوئی کوینی ہر وہ چیز جو معدہ میں داخل ہوتی ہے وہ اسے بہرحال ہضم کرنا پڑتی ہے۔ جسم کی ضرورت سے زائد خوراک معدہ پر بوجھ ہے جو اکثر بیماریاں پیدا کرتی ہے۔

اسی لئے حضور پاک ﷺ نے اناپ شناپ کھانے سے منع فرمایا ہے۔

حالانکہ اس زمانہ میں موجودہ دور کی طرح چٹ پٹی اشیاء کا وجود نہ تھا۔ نہایت سادہ غذا تھی۔ اس کے باوجود حضور پاکؐ نے یہ ارشاد فرمایا۔

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

بسیار خوری سے بچنے کے آزمودہ طریق

بسیار خوری سے بچنا بڑا مشکل ہے لیکن وہ لوگ جو عزم کر کے خود پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیتے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اکثر بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ ہمیں وہ وقت یاد ہے جب ہم کم خوری کے اصولوں کا لحاظ رکھے بغیر کھاتے پیتے تھے۔ تو بہت سی جسمانی بیماریوں میں گھرے ہوئے تھے۔ مگر اب ان پر سختی سے عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ تندرستی کی خوشیوں سے لبریز زندگی کا لطف اٹھا رہے ہیں۔

پُرخوری کے نقصانات کو ہمیشہ پیش نظر رکھئے

کسی ضرر رساں چیز سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم پہلے اس کے نقصانات سے خوب آگاہ ہوں اور انہیں ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ اکثر انسان کی بیماری کی وجہ پُرخوری ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں تمام مشینری ساز فرموں کا یہ دستور ہے کہ اپنی مصنوعات کے ساتھ ضروری اور مفید ہدایات دیتی ہیں ایسے ہی انسان کی مشینری کے صانع (خدا تعالیٰ) نے سب سے بڑی ہدایت یہی دی کہ اس کے انجن یعنی معدہ پر کام کا زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔ کھاؤ اور پیو لیکن زیادتی نہ کرو۔

مصمم ارادہ کیجئے

مصمم ارادہ کیجئے اور خود سے وعدہ کیجئے کہ آپ پُرخوری نہیں کریں گے۔ اگر شروع شروع میں یہ ارادہ ٹوٹ بھی جائے تو مایوس نہ ہوں کوشش جاری رکھیں۔

کھانے کی مقدار آہستہ آہستہ کم کیجئے

"عادت فطرت ثانیہ بن جاتی ہے" جو لوگ پُرخوری یا کسی دوسری عادت میں گرفتار ہوتے ہیں وہ یکدفعہ اس کو نہیں چھوڑ سکتے۔ البتہ ایک پروگرام کے تحت تدریجاً مقدار کم کر کے چھوڑ سکتے ہیں۔ کئی مثالیں موجود ہیں کہ بعض پُرخوری کے عادی افراد نے کم خوری کا عہد کیا اور یکدفعہ اپنی مقدار خوراک کافی حد تک کم کر دی نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا زبردست ردعمل ظاہر ہوا اور وہ اپنے عہد پر قائم نہ رہ سکے شروع میں ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا پھر ہم نے آہستہ آہستہ مقدار خوراک کو کم کیا۔ اس وقت ہماری خوراک اتنی کم ہو چکی ہے کہ ہمارے اہل خانہ کو حیرت ہوتی ہے کہ اتنی کم خوراک پر ہم کیسے گزارہ کرتے ہیں حالانکہ موجودہ خوراک سے ہمارا جسم تندرست اور طبیعت چست رہتی ہے۔

کھانا کھانے سے تھوڑی دیر پہلے پانی پی لیجئے

کھانا کھانے سے تھوڑی دیر پہلے پاؤ ڈیڑھ پاؤ تازہ پانی پی لینے سے بھوک کی شدت کم ہو جاتی ہے یا اگر پانی کے ہمراہ حسب طبیعت میٹھا یا بغیر میٹھا ملائے ایک یا دو چچ چھلکا اسپغول استعمال کر لیا جائے تو بے حد مفید ہے۔ کھانے سے پہلے زیادہ مقدار میں پانی پینا ہاضمہ کے لئے مضر ہے البتہ کھانے کے دوران دو دو چار چار گھونٹ کر کے معدے کا 1/3 حصہ پانی ضرور پینا چاہئے۔ بہت زیادہ پانی پینا خرابی ہاضمہ اور درازیٔ شکم کا باعث بنتا ہے۔ بعض لوگ کھانا کھانے کے دوران بہت زیادہ پانی پینے کو مفید بتاتے ہیں مگر یہ غلط ہے اس کے علاوہ بعض کھانے کے دوران پانی کو بالکل منع کرتے ہیں یہ بھی درست نہیں۔ جب پانی پئیں تو صبر اور اطمینان کے ساتھ دو تین گھونٹ کر کے پئیں۔ ایک سانس میں اونٹ کی طرح غٹ غٹ کر کے پانی پینے سے حدیث شریف میں منع فرمایا گیا ہے۔

کھانے کی مطلوبہ مقدار پہلے ہی الگ کر لیجئے

جیسا کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

بھوک خوب چمکنے پر کھاؤ اور جب کھاؤ تو بھوک رکھ کر کھاؤ۔

پس آپ اندازہ کیجئے کہ آپ کو معدے کا ایک تہائی خالی رکھنے کے لئے کھانے کی کس قدر مقدار درکار ہوگی۔ اور اسی اندازے کے مطابق کھانے کی مطلوبہ مقدار پہلے ہی الگ کر لیں۔ بہتر ہے کہ زائد کھانا پرے ہٹا دیجئے۔ اب کوشش کریں کہ اسی الگ کئے ہوئے کھانے پر اکتفا کریں لیکن اگر بھوک (تہائی معدہ خالی رکھنے سے اندازاً) زیادہ ہے تو کھانے کی کچھ مزید مقدار اور لے لیجئے۔ لیکن یہ مقدار بھی الگ نکال کر کھائیے۔

ایسا نہ کرنے کی صورت میں بسا اوقات کھانے کی لذت میں مگن انسان حصول لذت کی تیز رفتار گاڑی کی بریک پر پاؤں رکھتے رکھتے ہی پُرخوری کے کئی ایک سٹیشن کراس کر جاتا ہے۔ اس کے برعکس کھانے کی مطلوبہ مقدار الگ نکال کر کھانا گویا سپیڈ بریکر (Speed Breaker) کا کام دیتا ہے۔

مقدار خوراک کا تعین

معدہ کے خالی حصے کا تعین کرنے کے لئے آپ کو مسلسل اندازہ لگانا پڑے گا کئی مرتبہ کے پریکٹیکل کے بعد اندازہ ہوگا کہ کھانے کی اتنی مقدار سے معدہ پورا بھر جاتا ہے اتنی مقدار سے نصف اور اتنی مقدار سے دو تہائی بھر جاتا ہے۔ (اسی طرح پانی کی معینہ مقدار یعنی 1/3 حصہ بھی احتیاط سے پیجئے۔ اگر کم پانی پینے کی عادت ہے تو بڑھائیے اور اگر زیادہ پانی پینے کی عادت ہے تو کم کیجئے بہرحال معدے میں 1/3 حصہ سے پانی کم ہو نہ زیادہ)

ایک اور طریقہ یہ ہے کہ اس قدر کھائیں کہ کھانا کھا چکنے کے بعد آپ کی طبیعت ہلکی پھلکی اور چست رہے۔ کھانا آپ کا بوجھ اٹھا لے نہ کہ آپ کھانے کا بوجھ اٹھائیں۔ اگر اس کے برعکس صورت ہے تو آپ یقیناً پُرخوری کرتے ہیں۔

مقدار خوراک کی تعین کے سلسلہ میں ایک سائنسی طریقہ بھی ہے کہ ہر انسان کو اس کی عمر، جنس، پیشہ اور حالات کے لحاظ سے مطلوبہ کیلوریز کے مطابق غذا دی جائے۔ چونکہ یہ ایک پیچیدہ عمل ہے اور اس میں ہر کھانے کی چیز کا پہلے درجہ توانائی (Calorie Value) معلوم کر کے وزن کرنا پڑتا ہے لہٰذا اسے چھوڑ دیا گیا ہے۔ عام فہم اور سادہ طریق یہی ہے جو بیان کیا گیا ہے۔ اس سے ہر شخص استفادہ کر سکتا ہے۔

انواع و اقسام کے کھانوں کا دسترخوان

جس قدر زیادہ کھانے ہوں اسی قدر پُرخوری کے زیادہ چانسز ہوتے ہیں۔ خصوصاً دعوتوں پر قسم قسم کے کھانوں کا اہتمام ہوتا ہے۔ ایسے موقعوں پر بہتر یہی ہے کہ ایک معینہ مقدار کے مطابق کھائیں یا اپنی پسند کے کھانوں میں سے تھوڑا تھوڑا الگ نکال لیں لیکن یہ مقدار آپ کی مطلوبہ معینہ مقدار خوراک سے تجاوز نہ کرے۔

حضور پاک ﷺ کا کھانا اس قدر سادہ ہوتا تھا کہ ایک مرتبہ روٹی کے ساتھ صرف سرکہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا "یہ کتنا اچھا سالن ہے" حضرت عمرؓ کو ایک مرتبہ روٹی کے ساتھ نمک اور سرکہ پیش کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ ایک چیز اٹھا لیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے مطالبات تحریک جدید میں سادہ کھانے کی ہدایت فرمائی۔ اور ایک وقت میں صرف ایک کھانے کا ارشاد فرمایا۔ اور لمبے عرصہ تک جماعت اس پر عمل پیرا رہی۔ سادہ کھانے سے صحت اچھی رہتی ہے اور خرچ کم اٹھتا ہے۔

چھوٹے چھوٹے لقمے بنائیے

دیہات اور شہر کے لقموں کے سائز میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ دیہات میں ایک چپاتی کے دو تین لقمے بنانے کو بڑا فخر سمجھا جاتا ہے جبکہ شہری لقمے نسبتاً چھوٹے ہوتے ہیں مگر چبانے کی رفتار کافی تیز ہوتی ہے۔ جس قدر لقمہ چھوٹا ہوگا زیادہ چبایا جائے گا اور منہ کا لعاب ہاضم زیادہ سے زیادہ شامل غذا ہو کر صحت کے لئے زیادہ مفید ہوگا۔ فرض کریں ایک اوسط روٹی کے اگر دو دو مربع انچ کے آپ دس لقمے بناتے ہیں تو نصف مربع انچ کے آپ چالیس لقمے بنا سکیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ایک روٹی سے چالیس مرتبہ لطف اٹھائیں گے جبکہ بڑے لقموں کی صورت میں صرف دس مرتبہ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کے بارہ میں روایت ہے کہ "آپ روٹی کے چھوٹے چھوٹے بھورے (ٹکڑے) بنا کر تناول فرمایا کرتے تھے۔" روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے کھانے سے پُرخوری سے بچنے میں بہت مدد ملتی ہے۔

زیادہ چٹ پٹے مرغن اور لذیذ کھانوں سے احتراز

صحت کے لئے لازم ہے کہ ہم قدرتی، سادہ اور متوازن غذا کھائیں۔ کھانوں کو چٹپٹا، مصالح دار اور مرغن بنانے سے خصوصی اشتہا پیدا ہوتی ہے اور انسان خواہ مخواہ پُرخوری کر بیٹھتا ہے اور اس قسم کے کھانوں سے معدہ بری طرح متاثر ہوتا ہے۔

ایک استاد نے شاگردوں سے سوال کیا کہ کون سا کھانا سب سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے؟ ہر ایک نے اپنی پسند کا ایک کھانا بتایا مگر سب کا جواب غلط تھا۔ استاد نے بتایا کہ سب سے زیادہ لذیذ وہ کھانا (خواہ وہ کتنا ہی سادہ کیوں نہ ہو) ہوتا ہے جو حقیقی بھوک کے وقت کھایا جائے۔ لذت زبان میں ہے نہ چٹپٹے کھانوں میں زبان میں لذت حقیقی بھوک کے وقت پیدا ہوتی ہے۔

زیادہ گرم کھانا نہ کھائیں

توے سے اتری روٹی کے ساتھ ٹھنڈا پانی پینے کا ہمارے ہاں عام رواج ہے حالانکہ اس سے معدے کے نازک حصوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس بارہ میں حضور پاک ﷺ کا طریق تھا کہ حضور تیز گرم کھانا نہیں تناول فرماتے تھے نہ ہی سخت گرم کھانا پسند فرماتے۔

بار بار کھانے پینے سے اجتناب کیجئے

آج کل پُرخوری یا بسیار خوری کی ایک بدترین قسم بار بار کھانا پینا ہے۔ چائے، بوتل، لسی سکنجبین، ملک شیک، جوس، شربت، آئس کریم فروٹ، مٹھائی، سموسے، کیک، بسکٹ، چاکلیٹ، ٹافی، کباب، پکوڑے، دہی بھلے، چاٹ وغیرہ کا سلسلہ اکثر و بیشتر جاری رہتا ہے۔

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

چوہدری سلطان احمد طاہر صاحب کی وفات

مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کراچی کے مخلص اور دیرینہ خادم مکرم چوہدری سلطان احمد طاہر صاحب ابن مکرم حاجی پیر محمد صاحب آف مانگٹ اونچا مورخہ یکم مارچ 2000ء بروز بدھ بعمر 75 سال کراچی میں انتقال کر گئے۔ اسی روز رات کو دارالصدر P.E.C.H.S کراچی میں آپ کی نماز جنازہ مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کراچی نے پڑھائی۔

آپ کی میت کراچی سے ربوہ لائی گئی اور مورخہ 2۔مارچ بروز جمعرات کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔

آپ نے قادیان میں سنڈیکیٹ کے دفتر سے جماعتی خدمت کا آغاز کیا۔ کراچی میں آپ تعمیرات کے کام میں منسلک ہوگئے۔ متعدد جماعتی بیوت الذکر کی تعمیر میں خدمت کا موقع ملا۔ حلقہ محمد علی سوسائٹی کے کئی سال تک صدر رہے۔ ضلع حافظ آباد میں بیوت الذکر کی تعمیر کی خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔

آپ کی شادی حضرت ماسٹر عطاء محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی اور مولانا نسیم سیفی صاحب کی ہمشیرہ سے ہوئی۔ آپ نے تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے سلیمان احمد طاہر صاحب جو محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کے داماد ہیں فوٹوگرافی میں بھی شہرت رکھتے ہیں اور MTA پر فوٹوگرافی کے پروگرام دے چکے ہیں ان کی کھینچی ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی متعدد تصاویر شہرت حاصل کر چکی ہیں آپ کے منجھلے بیٹے ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب مقیم کراچی کو بطور ڈینٹل سرجن نصرت جہاں سکیم کے تحت 9 سال تک گیمبیا میں خدمت کی توفیق ملی۔ تیسرے بیٹے مکرم مسعود احمد طاہر صاحب دارالرحمت وسطی میں مقیم ہیں۔ آپ کی تین بیٹیاں مکرمہ امۃ الحکیم صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اقبال سیفی صاحب کراچی، مکرمہ لیڈی ڈاکٹر طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر چوہدری صاحب کراچی اور مکرمہ آصفہ صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب کراچی ہیں۔

آپ کے دو بھائی واقف زندگی ہیں ان میں حاجی محمد شریف صاحب سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ حال مقیم نیو یارک امریکہ اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ ہیں۔ آپ کے چار بھتیجے مربیان سلسلہ ہیں۔

احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل ملنے کی درخواست دعا ہے۔

تلاش گمشدہ کاغذات

ایک سیاہ رنگ کا شاپر جس میں ایک کتاب کا مسودہ اور گلشن احمد نرسری کے بارے میں ایک مضمون ہے ایوان محمود سے طاہر آباد کے راستے میں کہیں گر گیا ہے جس کسی کو ملے درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

مقصود احمد اظہر۔ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ۔ پاکستان
فون نمبر 212349 یا خالد کمپوزنگ سنٹر نصیر آباد
فون نمبر 212196

☆☆☆☆☆☆

اعلان دار القضاء

(محترمہ سرداراں بیگم صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ مکرم خواجہ عبدالغفور صاحب)

محترمہ سرداراں بیگم صاحبہ وغیرہ ورثاء مکرم خواجہ عبدالغفور صاحب ساکن 5/1 دارالیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 5/1 دارالیمن غربی ربوہ رقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 10 مرلے ہے۔ ان کا یہ حصہ ان کی بیٹی محترمہ امۃ السلام صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ سرداراں بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم خواجہ عبدالسمیع صاحب (بیٹا)
(3) مکرم عبدالشکور صاحب (بیٹا)
(4) مکرم عبدالرحمان صاحب (بیٹا)
(5) محترمہ امۃ السلام صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

(مکرم چوہدری نور الدین احمد صاحب بابت ترکہ مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب)

مکرم چوہدری نور الدین احمد صاحب ساکن مکان نمبر E/6 ماڈل ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ رشیدہ احمد صاحبہ (بنت مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب) بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعات نمبر 1/6-5 دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ تقریباً 2 کنال میں سے 6 مرلہ 256 م-ف حصہ انکے نام مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ انکے جملہ ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم چوہدری نور الدین احمد صاحب (خاوند)
(2) مکرم ڈاکٹر نعمان احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم رانا نبیل احمد صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ صدف احمد صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارت کی صوبائی اسمبلیوں میں ہاتھاپائی

بھارت کے صوبہ مغربی بنگال اور گجرات کی اسمبلیوں میں ہاتھاپائی اور ہنگامہ آرائی سے متعدد افراد زخمی ہو گئے جنوبی بنگال کے گورنر ویریندر شا جیسے ہی تقریر کرنے کیلئے اسمبلی ہال میں داخل ہوئے اپوزیشن کے ارکان نے انہیں گھیر لیا۔ اپوزیشن اور حکمران پارٹی کے ارکان کے درمیان ہاتھاپائی اور ہنگامہ آرائی شروع ہوگئی۔ ایک ممبر زخمی ہوگیا جس کو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ یہ ہنگامہ آرائی سات منٹ جاری رہی گورنر اپنی تقریر کے بغیر واپس چلے گئے۔ گجرات کی اسمبلی میں حکمران جماعت بی جے پی اور کانگرس کے ارکان باہم دست و گریبان ہو گئے اجلاس تین بار ملتوی کرنا پڑا۔ ہنگامہ اس وقت شروع ہوا جب پارلیمانی امور کے وزیر نے اپوزیشن لیڈر امرسنگھ اور پانچ دوسرے ارکان کے خلاف تحریک پیش کی۔ ان اراکین نے سپیکر کے خلاف جملے بازی کی تھی۔

جنوبی لبنان سے غیر مشروط واپسی کی مخالفت

اسرائیل کے نائب وزیر دفاع نے کہا ہے کہ جنوبی لبنان سے اسرائیلی فوج کی غیر مشروط واپسی خون خرابے کا باعث بنے گی۔ اسرائیلی افواج کی مقبوضہ علاقوں سے واپسی کے بعد بھی حزب اللہ کے چھاپہ مار اپنے حملے جاری رکھیں گے۔ تاہم ایک سرکاری اہلکار نے کہا ہے کہ اسرائیل اپنی افواج وزیراعظم کی طرف سے مقرر کردہ ڈیڈ لائن تک واپس بلالے گا۔

امریکہ کے لئے سنگین نتائج

امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ نے کہا ہے کہ تائیوان کے خلاف چینی کارروائی امریکہ کیلئے سنگین نتائج کی حامل ہوگی۔ تائی پے (تائیوان کا دارالحکومت) کے بارے میں بیجنگ کا رویہ زیادہ جارحانہ ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چین کو متحد کرنے کا واحد راستہ پرامن مذاکرات ہیں۔

روس نے ایران کے خلاف قانون کی مذمت کردی

روس نے کہا ہے کہ ایران کی مدد پر پابندی کا امریکی قانون قابل مذمت ہے۔

سرب صدر کی گرفتاری پر انعام

سرب صدر میلاسوچ کی گرفتاری پر امریکی حکومت نے 50 لاکھ ڈالر کے انعام کا اعلان کیا ہے۔ ان کے ساتھ تین اور افراد شامل ہیں جن کو جنگی مجرم قرار دیا گیا ہے۔

آندھرا پردیش میں پولیس چوکی پر حملہ

آندھرا پردیش میں مسلح افراد نے پولیس چوکی پر حملہ کر کے 8 پولیس اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔ یہ واقعہ وشاکاپٹنم سے 180 کلومیٹر دور پیش آیا۔ آندھرا پردیش میں کئی سالوں سے جاری ظالمانہ کارروائیوں کے خلاف ردعمل کے طور پر پولیس پر حملوں کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔

امتحانی سنٹر میں بھگدڑ 6 ہلاک

بنگلہ دیش میں امتحانی سنٹر میں بھگدڑ مچ جانے کے باعث چھ افراد ہلاک ہو گئے اس کے نتیجے میں فسادات پھوٹ پڑے ہیں۔ فسادات پر قابو پانے کے لئے جنوب مغربی بنگلہ دیش میں نیم فوجی دستے تعینات کردیئے گئے ہیں۔

بھارت اور چین میں پہلی بار مذاکرات

بھارت اور چین سلامتی کے امور پر پہلی بار مذاکرات کریں گے۔ مذاکرات پیر کے دن سے چین کے دارالحکومت بیجنگ میں ہونگے۔

بقیہ صفحہ 5

کرے اور ہم سب کو ان کی کامل طور پر خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہمیشہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت ان کے شامل حال رہے اور کبھی بھی ہماری طرف سے ان کو شکوہ شکایت کا موقعہ نہ ملے۔

والد صاحب ہماری بہن طیبہ طاہرہ کو بھی بہت زیادہ پیار کرتے ہمیشہ سب سے چھوٹی ہونے کے ناطے لاڈ پیار کیا اور اباجان کی وفات کے پانچ ماہ بھی نہ گذرے تھے کہ ہماری بہن بھی راہی ملک عدم ہوگئیں طیبہ طاہرہ شادی شدہ تھیں دو سال شادی کو ہوئے تھے بچہ کوئی نہیں تھا 22۔ مئی 1998ء کو وفات پا گئیں۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں روحوں کو اپنی جنت میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو ابا جان کی نیک باتوں پر عمل کرنے والا بنائے۔ والدہ صاحبہ کی درازی عمر کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 4 مارچ- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 6- مارچ- غروب آفتاب- 6-12
منگل 7- مارچ- طلوع فجر- 5-05
منگل 7- مارچ- طلوع آفتاب- 6-27

صدر مارشل لاء لگا سکتے ہیں

سپریم کورٹ میں 12- اکتوبر کے اقدام کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کی سماعت کے دوران چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ حالات کنٹرول سے باہر ہو جائیں تو صدر مارشل لاء لگا سکتے ہیں۔ فوجی کمانڈر نہیں۔ مارشل لاء کا انحصار حالات پر ہے۔ عدالت یہ تعین کرے گی کہ 12- اکتوبر 1999ء کو ایسے حالات پیدا ہو چکے تھے یا نہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ مارشل لاء کی آئین میں گنجائش نہیں مگر سول حکومت ناکام ہو جائے تو ملک بچانے کے لئے مارشل لاء کا امکان نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ فاضل عدالت نے کہا کہ نواز دور میں کتنے آرڈیننس جاری ہوئے اس کا چارٹ پیش کریں ہم جاننا چاہتے ہیں کہ کتنے آرڈیننس عدالتی حکم کے برعکس جاری کئے گئے۔ ایک فاضل جج نے یہ بھی کہا کہ اسمبلی کے سیشن سے ایک دو دن پہلے جاری ہونے والے آرڈیننس بھی بتائیں۔

1977ء کا مارشل لاء جائز تھا

سپریم کورٹ کے روبرو سید ظفر علی شاہ کے وکیل چوہدری فاروق نے اپنے دلائل مکمل کرلئے انہوں نے کہا کہ 1977ء میں صورت حال ایسی ہو گئی تھی کہ آئین اس کا حل پیش نہ کرتا تھا۔ مارشل لاء اس وقت آیا جب پورا ملک مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔ 1999ء میں حالات ایسے نہ تھے۔ اسمبلی نے آئین کے مطابق سیشن کئے۔ ہر آنے والا فوجی حکمران احتساب کی بات کرتا ہے۔ جو مارشل لاء کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر دیکھے اسے احتساب کے عمل میں گھسیٹا جاتا ہے۔ قوم کو بھیڑ بکریاں سمجھ کر ان کے شعور کی بے عزتی نہ کی جائے۔

خالد انور کے دلائل

چوہدری فاروق کے دلائل ختم ہونے کے بعد معطل قومی اسمبلی کے سپیکر اور سینٹ کے چیئرمین کے وکیل خالد انور نے اپنے دلائل کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا کہ 1977ء میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا کوئی سات نکاتی ایجنڈا نہ تھا۔ انہوں نے یہ بھی نہیں کہا تھا کہ وہ کسی مخصوص لیڈر کو منتخب ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔

کبھی مردہ زندہ ہی ہوتا ہے

فاضل چیف جسٹس نے ایک مرحلے پر کہا کہ نظریہ ضرورت کو مردہ سمجھنے والے یاد رکھیں کہ کبھی جسے مردہ تصور کیا جائے وہ زندہ ہی ہوتا ہے۔

بٹالوی کے سوا تمام وکیل مان گئے

طیارہ کیس میں نواز شریف کی پیروی کرنے والے وکلاء طویل ملاقاتوں کے بعد بائیکاٹ ختم کرنے پر راضی ہو گئے ہیں۔ تاہم نواز شریف کے سینئر وکیل اعجاز بٹالوی راضی نہیں ہوئے۔ اقبال رعد نے کہا کہ "وزیر اعظم" کو ہماری ضرورت ہے انکار نہیں کر سکتے۔ خواجہ سلطان نے کہا کہ اس مرحلہ پر بے یارومددگار چھوڑنا ٹھیک نہیں۔ بیانات دینے کی آزادی مل گئی تو بٹالوی بھی مان جائیں گے۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ خواجہ سلطان جج رحمت حسین جعفری کے پاس کیوں گئے؟

حمزہ شہباز اور کیپٹن صفدر رہا

شہباز شریف کے صاحبزادے حمزہ شہباز اور نواز شریف کے داماد کیپٹن صفدر کو رہا کر دیا گیا۔ دونوں کو 7 دسمبر کو نظر بند کیا گیا تھا۔ دونوں ماڈل ٹاؤن پہنچے تو ان کے دوستوں ساتھیوں نے ان کا پرجوش استقبال کیا حمزہ نے رہائی کے بعد کہا کہ تحریک چلانے کا کوئی پروگرام نہیں۔ بزنس کروں گا۔

کوئی تحریک نہیں چلے گی

گورنر پنجاب جنرل صفدر نے کہا ہے کہ حمزہ اور صفدر کی رہائی سے کوئی تحریک نہیں چلے گی۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں ملاقاتوں پر پابندی نہیں لگائی جا سکتی وہ تو چار ماہ سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔

ضیاء دور میں مذہبی منافرت بڑھی

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ضیاء دور میں مذہبی منافرت بڑھی قومی ادارے تباہ ہو گئے۔ مذہبی منافرت پھیلنے سے معاشرے پر انتہائی منفی اثرات مرتب ہوئے۔ ضیاء سمیت ماضی کی تمام حکومتوں نے قومی ترقی اور خوشحالی کے وعدے پورے نہیں کئے۔ ہم نے ملک و قوم کو درپیش مشکلات اور خطرات کا قلع قمع کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ کسی فوجی حکمران نے کھلے دل سے پہلی بار ماضی کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پر تنقید کی ہے۔

صدر کو جب بھی موقعہ ملا

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ صدر تارڑ کا مستعفی نہ ہونا اچھا اقدام ہے۔ صدر تارڑ کو جب بھی موقع ملا تعمیری کردار ادا کریں گے۔ بھارت ایک مہذب معاشرہ ہے۔ جہاں مسلح افواج کا حکومتی امور چلانے میں کوئی عمل دخل نہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی صدر کلنٹن بحالی جمہوریت کے ٹائم فریم کی یقین دہانی کے بغیر پاکستان کا دورہ نہ کریں۔ گلف نیوز کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا نواز شریف کوئی بچہ نہیں جو ملک کے خلاف بیان دے گا۔

مجاہدین کے دفاتر بند نہیں کریں گے

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ پاکستان کشمیری مجاہدین کے دفاتر بند نہیں کرے گا۔ امریکہ کی طرف سے حرکت المجاہدین کو دہشت گرد قرار دیئے جانے کے باوجود مجاہد تنظیموں پر پابندی نہیں لگائیں گے جب تک وہ پاکستانی قوانین کی خلاف ورزی نہیں کرتیں۔

اسلحہ سے پاک کرنے کیلئے طاقت کا استعمال

وزیر داخلہ نے کہا کہ ملک کو اسلحہ سے پاک بنانے کے لئے طاقت کے استعمال سے دریغ نہیں کریں گے۔ مذہب کے نام پر قتل و غارت گری کے خاتمہ کو یقینی بنایا جائے گا۔

پاکستان میں کرپشن کے دیو کا علاج

بی بی سی نے اپنی خصوصی رپورٹ میں کہا ہے کہ جنرل ضیاء کے دور میں سیاستدانوں کو منظم انداز میں کرپشن کی جو راہ دکھائی گئی وہ بیس برسوں میں ناسور بن گئی ہے۔ پاکستان میں کرپشن کے دیو کا علاج شاید نیب بھی نہ کر سکے۔ 85ء سے لیکر آج تک ہر وزیر خزانہ رعایتوں کا اعلان کرتا رہا مگر کالا دھن سفید نہ ہوا۔ ماضی کا ایک اور ملتا جلتا اعلان اسلحہ پر پابندی ہے۔ ہر وزیر داخلہ ملک کو اسلحہ سے پاک کرنے کا اعلان کرتا رہا۔ بیس برسوں میں مسائل بھڑوں کا چھتہ بن گئے ہیں۔ موجودہ حکومت نیک ارادوں کے باوجود اس چھتے کے صرف باہر گھوم رہی ہے۔

عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ہمارے سیاسی عزائم نہیں ہیں۔ عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ ہم جھوٹے وعدے نہیں کریں گے۔ اپنی کارکردگی کے بارے میں آپ کو اعتماد میں لیں گے۔ جو کام نہ کر سکے اس کی وجوہات سے آپ کو آگاہ کر دیں گے۔ سکردو اور چلاس میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کارگل آپریشن کے دوران آپ کی جرأتوں اور قربانیوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔

ہمیں اس بات کا علم نہیں

وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہمیں اس بات کا علم نہیں کہ دستبردار ہونے والے وکلاء نے نواز شریف سے کہا ہے کہ حکومت انہیں پھانسی دینے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ نواز شریف کے ساتھ قانونی عمل شفاف ہونا چاہئے۔

ملتان کو مثالی شہر بنانے کا منصوبہ

یورپی یونین کے تعاون سے ملتان کو مثالی شہر بنانے کا منصوبہ تیار کر لیا گیا۔

اعلان داخلہ

کڈز وزڈم ہاؤس میں جونیئر اور سینئر نرسری اور پریپ کلاس میں داخلے شروع ہیں۔
پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 8 مارچ بروز بدھ ہو گا- فون 212745

رقبہ و باغ برائے فروخت

موضع کوٹ امیر شاہ ملحقہ ربوہ میں بہترین جنت نظیر موقع پر واقع تقریباً 13 ایکٹر مختلف اقسام کے پھلوں سے آراستہ باغ اور ملحقہ تقریباً 10 ایکٹر زرعی اراضی جس میں 4 ایکٹر آباد اور 6 ایکٹر غیر آباد بھی برائے فروخت موجود ہے-
رابطہ ربوہ- راجہ رفیق احمد- فون 04524-771
رابطہ چنیوٹ- نادر علی زیدی 0466-334839
رابطہ لاہور- طاہر زیدی
042-7463801-7461596

ضرورت ہے

ہمیں اپنی گارمنٹس فیکٹری کے لئے ایک دیانت دار سٹور کیپر کی ضرورت ہے دلچسپی رکھنے والے حضرات میٹرک سائنس میں پاس ہوں اور کمپیوٹر کا استعمال بھی جانتے ہوں- پانچ یوم کے اندر رابطہ کریں
رابطہ 19 کلو میٹر جی- ٹی روڈ باغ والی گلی مناواں لاہور-
فون نمبر 042-6543707 موبائل 0300473075

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے

مشتمل بر 4 کمرے، 3 باتھ، سوئی گیس، پانی، بجلی، ٹیلی فون کی سہولیات-
بالائی منزل- دار الرحمت
رابطہ "احمد" صاحب-
فون 04524-212420

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61